Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 3 (July-September 2025)

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)

Published:
September 18, 2025

The Background of Islamophobia and the Role of the Crusades in the Formation of Islamophobia

اسلاموفوبیا کا پس منظر اور صلیبی جنگوں کا اسلاموفوبیا کی تشکیل میں کردار

Amanullah
Mphil Research Scholar, Department of Islamic Studies
Al Hamd Islamic University, Quetta
Email: amanullah0533@gmail.com

Abdul Baais
Mphil Research Scholar, Department of Islamic Studies
Al Hamd Islamic University, Quetta
Email: abdulbaaistoheedi@gmail.com

Abstract

Islamophobia is not just a modern invention, it is rooted in centuries of historical conflict, particularly the Crusades. These wars created an enduring image of Muslims as religious and cultural enemies. That narrative has evolved but still influences how Islam and Muslims are perceived in many Western societies today. The legacy of the Crusades lives on in political discourse, media portrayals, and societal attitudes, contributing to the persistence of Islamophobia in the modern world. **Keywords:** Islamophobia, Crusades, Historical Conflict, Western Perceptions, Media Portrayals, Political Discourse, Cultural Enmity

اسلاموفوبیا انگریزی زبان کی اصطلاح ہے۔اس اصطلاح کو مغربی معاشرے میں کسی خاص طبقہ سے نفرت عام کرنے کے لئے استعمال کیا جاتاہے۔اس اصطلاح میں فوبیا کے ساتھ "اسلام" کا لفظ استعمال کر کے طبقے کی نشاندہی کی گئی ہے ،اس کا معنی بنتا ہے اسلام کا ڈر اسلام اس راستے کا نام ہے جس کی پہچان نبی محمد ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی تعلیمات کے واسطے انسانی ذات کو کروائی اسلام اپنی تعلیمات کے مطابق اس کا تحریک کا نام ہے جو انسانی بنیادوں پر تعمیر نما تحریک چاہتا ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ۔

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 3 (July-September 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: September 18, 2025

إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ [1]

بیشک اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے ۔

فوبیاکا مفہوم:

فوبیاانگریزی زبان کی ایسی اصطلاح ہے جو کسی بھی چیز عمل سے خوف،ڈر، نفرت رکھنے کو کہتے ہیں ،اور یہ خطرناک وخوفناک عام ہونے بیماریوں کے لیےاستعمال ہوتی ہے جیسا کہ :

A phobia is a persistent and irrational fear of a specific object, situation, or activity, leading to a compelling desire to avoid the dreaded subject.[2]

فوبیاکسی خاص چیز، سر گرمی یاصورت حال کا مستقل،ضرورت سے زیادہ، غیر یقینی خوف ہے۔فوبیاکا شکار شخص یاتواس چیز سے بچنے کی کوشش کرتا ہے جوخوف کو جنم دیتی ہے یااسے بڑی پریشانی اور تکلیف کے ساتھ برداشت کرتا ہے۔

فوبیاکے اقسام:

ماہرین نے فوبیاکی بنیادی طور پر تین اقسام بیان کی ہیں جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔اگورافوبیا:

یہ کیفیت اس وقت ہوتی ہے جب بہت زیادہ رش ہو، اس فوبیاکے شکارافرادزیادہ چہل پہل والی جگہوں سے خوفزدہ ہوتے ہے۔ اس کااصل خوف ایسی جگہوں پر پھنس جانے یاپریشانی کی صورت وہاں سے نہ نکل سکنے کی صورت میں کاہوتاہے ۔اس فوبیاکا شکارزیادہ ترخواتین ہوتی ہے۔[3]

2۔سوشل فوبیا:

[1] ال عمران :19

[2] "The Anxiety Disorders" by Russel Noyes Jr. and Rudolf Hoehn-Saric, chap:5,p:205-235

[3] The Anxiety Phobia work Book fifth Edition,PHD,New Harbinger Edmund Bourne Oakland, Page 20-21

OPEN ACCESS
CC BY

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: September 18, 2025

اس فوبیا کے شکار افراد لوگوں سے ملنے سے گھبراتے ہیں اور زیادہ میل جول سے خوفزدہ رہتے ہیں،اور لوگوں کے سامنے جانے سے شدید پریشانی اور خوف محسوس کرتے ہیں۔[4]

3۔سپیسیفک فوبیا:

یہ فوبیا کسی خاص چیز یا موقعے کا غیر معقول خوف ہے۔یہ فوبیا پھر مزید کئی صورتوں پر ہیں۔

1۔اینیمل فوبیا:

اس فوبیا میں سانپ، مکڑی، کتوں، چوہوں وغیرہ سے ڈرنا شامل ہیں اور یہ فوبیا بچپن سے شروع ہوتا ہے۔

2۔ایکروفوبیا:

بلند جگہوں اور انچائی کے خوف کو ایکروفوبیا کہا جاتا ہے۔

3۔ایروپلین فوبیا:

اس خوف کا شکار افراد جہاز میں سفر کرنے سے بھی گھبراتے ہیں۔

4۔بلڈ انجکشن انجری فوبیا:

اس فوبیا کے شکار افراد انجکشن، آپریشن اور زخموں سے خوفزدہ ہوتے ہیں۔[5]

5۔اسلاموفوبیا:

[4] Ibi, p: 23-24

[5] Ibid, p:27-28

OPEN ACCESS

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 3 (July-September 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: September 18, 2025

لفظ فوبیا کا استعمال تقریباً گزشتہ 50، 40 سال سے اسلام کے لیے بھی استعمال ہونے لگا ہے جس سے مراد یہ لی جاتی ہے کہ اسلام ایک متعصب دین ہے جس کا رویہ غیر مسلموں کے ساتھ متشددانہ ہے۔ نیز یہ کہ مسلمان ہر اس چیز کو رد کر دیتے ہیں جو اسلام کے خلاف ہو جیسے مساوات (Equality) متحمل مزاجی وغیرہ۔ اسلاموفوبیا سے مراد اسلام کے لیے وہ منفی تاثرات ہیں جن کا اظہار اہل مغرب کے ادب اور ذرائع ابلاغ میں کیا جاتا ہے۔[6]

حالاں کہ اسلام امن و سلامتی کا دین ہے، اور اس کی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بھیجے ہوئے دین کے لیے اسلام کا نام پسند کیا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے { إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ۔}[7] اگر ہم اسلام کے لفظ کو دیکھیں تو یہ سَلَم یا سَلِمَ سے ماخوذ ہے جس کے معنی امن و سلامتی کے ہیں، لہٰذا اسلام امن و سلامتی کا دین ہے اور دوسرے کو بھی امن و سلامتی کی تعلیم دیتا ہے دین اسلام کا ہر پہلو انتہا پسندی اور دہشت گردی کی نفی کرتا ہے۔

اس کی مثال ہمیں قرآن اور سنت سے ملتی ہے:

(من قتل نفسا بغیرنفس آو فساد فی الارض فکانما قتل الناس جمیعا ومن احیاہا فکأنما احیا الناس جمیعا)۔ [8]

ترجمہ: جو شخص کسی انسانی جان کو بغیر کسی جان کے بدلے یا زمینی فساد برپا کرنے کے علاوہ کسی اور سبب سے قتل کرے اس نے گویا ساری انسانیت کا قتل کیا اور جس نے کسی انسانی جان کی عظمت و احترام کو پہچانا اس نے گویا پوری انسانیت کو نئی زندگی بخشی۔

اسی طرح ابوداؤد شریف میں حدیث مبارکہ ہے۔

((مِنْ أَبْنَاءِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ آبَائِهِمْ دِنْيَةً عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: أَلَا مَنْ ظَلَمَ مُعَاهَدًا أَوِ انْتَقَصَهُ أَوْ كَلَّفَهُ فَوْقَ طَاقَتِهِ، أَوْ أَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا بِغَيْرِ طِيبِ نَفْسٍ مِنْهُ، فَأَنَا حَجِيجُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔)) [9]

[6] Report, Islamophobia: A Challenge for USS All, Runnymede Trust 1997, p. 1, cited in quraishi, Muzammil, Muslims and Crime: A Comparative Study, Astgate Publishing Ltd., 2005, p.60.

[7] ال عمران : 19

[8] المائدہ : 32

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 3 (July-September 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: September 18, 2025

خبردار! جو کسی معاہد پر کوئی ظلم کرے گا، یا اس کے حقوق میں کمی کرے گا، یا طاقت سے زیادہ اس پر بوجھ ڈالے گا، یا اس کی مرضی کے بغیر اس سے کوئی چیز حاصل کرے گا؛ تو قیامت کے دن میں خود اس کے خلاف دعویٰ پیش کروں گا۔

قرآن کریم کی آیت اور احادیث مبارکہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی بھی مسلمان اگر انسانیت کا احترام نہیں کرتا اور انسانوں کو تکلیف پہنچاتا ہے قتل وغارت کرتا ہے وہ کتنے ہی عبادت کیوں نہ کرے اس کی عبادت کسی کام کی نہیں ہوتی حاصل کلام یہ ہے تمام عبادات کے باوجود دوسرے لوگوں کی جان اور مال محفوظ رہے چاہے وہ مسلمان ہو یا غیر مسلم ہو اسلام اپنے پیروکاروں کو تاکید کرتا ہے کہ وہ دیگر مذاہب کے ساتھ اچھا رویہ رکھے۔

اسلاموفوبیا کا ارتقاء صلیبی جنگیں:

اس اصطلاح کا استعمال سب سے پہلے 1997ء میں برطانوی ادارے Runnymede Trust Commission کی رپورٹ میں Islamophobia : A Challenge For us All کے عنوان سے ہوا۔ لیکن اس اصطلاح کو مقبولیت 9/11 کے بعد ملی۔ اہم بات یہ ہے کہ اسلاموفوبیا کی اصطلاح تو نئی ہے لیکن مفہوم کے لحاظ سے پرانی ہے اور اس وقت سے موجود تھی جب دعوت اسلام کا پھیلنا شروع ہوئی۔ عہد نبوی ﷺ میں جب قریش کے سردار جن میں عتبہ، شیبہ اور ابو سفیان وغیرہ نے ابو طالب سے رجوع کیا، انہوں نے کہا! اے ابو طالب "یہ تمہارے بھتیجے نے ہمارے معبودوں کو گالیاں دیں اور ہمارے دین میں عیب نکالے اور ہمارے خیالات کو احمقانہ کہا، لہذا اب اس کو ہم سے روک دیجیے یا ہمارے اور اس کے درمیان دخل نہ کیجیے"۔[10]

اس سوچ کے تحت مختلف اوقات میں اسلام مخالف مظاہر سامنے آنے لگے۔ کیرن آرم سٹرنگ کے مطابق "اسلاموفوبیا کی تاریخ صلیبی جنگوں سے ملتی ہے[11]

[9] السِّجِسْتاني،أبو داود سليمان بن الأشعث بن إسحاق بن بشير بن شداد بن عمرو الأزدي،الكتاب: سنن أبي داود،الناشر: المكتبة العصرية، صيدا بيروت،عدد الأجزاء: 4،فِي تَعْشِيرِ أَهْلِ الذِّمَّةِ إِذَا اخْتَلَفُوا بِالتِّجَارَاتِ،الجزء3،صفحہ170،رقم:3052

[10] ابن ہشام، ابومحمد عبدالملک ، مترجم : قطب الدین احمد، سیرت ابن ہشام ،اسلامی کتب خانہ،لاہور،1985، ج 1،ص257

[11] کیرن آرم سڑانگ،دی گارڈین، 8 ستمبر 2004

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 3 (July-September 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: September 18, 2025

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلاموفوبیا اپنے مفہوم کے لحاظ سے دور نبوی ﷺ میں بھی موجود تھا۔ جب آپ ﷺ نے لوگوں تک اللہ کا پیغام پہنچانا شروع کیا تو دشمنان اسلام نے مخالف محاذ سنبھالا، آپ ﷺ پر مختلف الزامات لگائے مثلاً کاہن، جادوگر، شاعر وغیرہ۔ اور اسی طرح مختلف ادوار میں اسلاموفوبیا کی سوچ کو اپنے مقاصد کے لیے استعمال کیا جانے لگا، وقت کے ساتھ اسے تقویت ملتی گئی اور باقاعدہ طور پر اس اصطلاح کو 9/11 کے بعد استعمال کیا گیا۔

عہد نبوی ﷺ میں "اسلاموفوبیا" کے مظاہر:

اسلاموفوبیا سوچ کا آغاز دور نبوی سے ہی ہو گیا تھا، جیسا کہ آج کے دور میں دین اسلام پر مختلف اعتراضات اور مسلمانوں کی مخالفت کی جاتی ہے جس کی مختلف وجوہات ہیں۔ اسی طرح عہد رسول ﷺ کے دور میں بھی کئی وجوہات تھی۔ جب اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو اعلانیہ طور پر اسلام کی تبلیغ کا حکم دیا اس وقت یہود و نصاری اپنی کتب کی تعلیمات کے مطابق جانتے تھے کہ آخری نبی آئے گا اور وہ اس کے آنے کا انتظار بھی کر رہے تھے پھر جب آپ ﷺ نے آخری نبی ہونے کا اعلان کیا تو اہل کتاب یعنی یہود و نصاری نے آپ کو ماننے سے انکار کر دیا اور کہا آخری نبی، بنی اسرائیل کے بجائے بنو اسماعیل سے کیسے آسکتا ہیں۔ حسد و تعصب کی بنیاد پر کہ نبی بنی اسرائیل سے کیوں نہیں آیا انہوں نے آخری نبی پر ایمان لانے سے انکار کر دیا، حالانکہ قرآن گواہی دیتا ہے کہ ان کی کتب میں نبی کے آنے کی خبر موجود تھی۔

قرآن کریم میں اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

{الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمْ ۖ وَإِنَّ فَرِيقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ}[12]

جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے، وہ ان (پیغمبر آخر الزماں) کو اس طرح پہچانتے ہیں، جس طرح اپنے بیٹوں کو پہچانا کرتے ہیں، مگر ایک فریق ان میں سے سچی بات کو جان بوجھ کر چھپا رہا ہے۔

[12] بقرہ:146

OPEN ACCESS

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 3 (July-September 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: September 18, 2025

قرآن کی اس آیت نے ان کا حسد و بغض کا پردہ چاک کیا اور اسی بیماری میں انہوں نے اسلام کے متعلق غلط باتیں پھیلائی۔ نعوذ باللہ آپ ﷺ کو کاہن ، جادو گر کہنے لگے ، اہل کتاب کے علاوہ اس مہم میں مشرکین مکہ شامل تھے جو آپ کو صادق وامین کے لقب سے پکارتے تھے لیکن جب آپ نے ان کو وحدہ لاشریک کی طرف بلایا تو فوراً دشمنی پر آ گئے۔

پہلے پہل آپ ﷺ نے خفیہ تبلیغ کی اور اس کی مدت تین سال تھی رسول اللہ ﷺ کی صحابیوں کی یہ حالت تھی کی جب انہوں نے نماز پڑھنی ہوتی تو وہ گھاٹیوں میں اپنی قوم سے چھپ کر پڑھتے ، ایک بار سعد بن ابی وقاصؓ صحابہ کی جماعت کے ہمراہ مکہ کی کسی گھاٹی میں نماز پڑھنے گئے مشرکین کی ایک جماعت نے وہاں آ کر ان پر عیب لگایا ، نفرت کا اظہار کیا یہاں تک کہ ان سے لڑنے لگے تو سعد بن ابی وقاص نے اونٹ کے جبڑے کی ہڈی سے مارا اور اس شخص کا سر زخمی ہو گیا اور یہ پہلا خون تھا جو اسلام کے بارے میں بہایا گیا۔ پھر اللہ تعالی نے اعلانیہ تبلیغ کا حکم دیا۔[13]

قرآن کریم میں اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

{ فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ }[14]

سو تو کھول کر سنا دے جو تجھے حکم دیا گیا ہے اور مشرکوں کی پروا نہ کر۔

اللہ نے اپنے محبوب کو حکم دیا کہ اسلام کی جو تعلیمات آپ تک پہنچی ہیں ان کو کھلم کھلا بیان کیا جائے اور کسی کی مخالفت کی پرواہ کئے بغیر اس کے حکم کا اظہار کیا جائے اس کے بعد اللہ نے سورہ شعراء کی یہ آیت نازل فرمائی۔

قرآن میں اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

{ وَأَنذِرۡ عَشِيرَتَكَ ٱلۡأَقۡرَبِينَ }[15]

اور اپنے قریبی خاندان والوں کو اللہ سے ڈرائیے۔

جب آپ ﷺ نے اپنے قوم پر اسلام کا اظہار کیا تو آپ کی قوم نے نہ آپ کا رد کیا نہ ہی دوری اختیار کی۔ یہاں تک کہ آپ نے جب ان کے بتوں کی برائی ان کو بتلائی تو آپ سے دشمنی اور مخالفت میں ان سب کے دل ایک ہو گئے اور قریش کے سردار عتبہ ، شیبہ ، ربیعہ بن عبد شمس بن عبد مناف بن

[13] محمدعبدالملک ابن ہشام،سیرت ابن ہشام،مترجم:قطب الدین احمد صاحب، اسلامی کتب خانہ، ج اول،ص256
[14] الحجر، 94
[15] الشعراء 214

OPEN ACCESS

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 3 (July-September 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: September 18, 2025

قصی یہ سب آپ ﷺ کے چچا ابو طالب کے پاس گئے اور کہا کہ اے ابو طالب آپ کے بھتیجے نے ہمارے معبودوں کو گالیاں دیں ہیں لہذا آپ انہیں روک دیں یا ہمارے درمیان نہ آئے۔ابو طالب نے ان کو حسن تدبیر سے واپس لوٹادیا اور آپ ﷺ اسی طرح دین اسلام کی دعوت دیتے رہے قریش آپ ﷺ کے خلاف ایک دوسرے کو اکساتے اور ایک بار پھر ابو طالب سے آپ کی شکایت کی ابو طالب پر قوم کی جدائی اور دشمنی شاق گزری۔ چچا ابو طالب نے آپ کو اس بارے میں بتایا اور کہا اے میرے بھتیجے! مجھ پر اور خود پر رحم کرو ایسا بوجھ مجھ پر مت ڈالو جو میں برداشت نہ کر سکوں۔

جواب میں آپ ﷺ نے فرمایا:

چچا جان واللہ اگر میری دائیں جانب سورج اور بائیں جانب چاند رکھ دیں کہ میں اس معاملہ کو چھوڑ دوں، یہاں تک کہ اللہ خود اس کو غلبہ دیں یا میں مر جاوں تو بھی اسے نہ چھوڑوں گا۔[16]

قریش نے ایک دوسرے کو ابھارا تو ہر ایک قبیلے والے مسلمانوں کو ایذائیں دینے لگا، حضرت عمار کے والدین کو شہید کر دیا گیا مسلمانوں کے ساتھ مقاطعہ کر دیا گیا، جو بھی مسلمان ہوتا اس کو مارتے گرم ریت پر لٹاتے اور مار مار لہولہان کر دیتے تھے۔

اس وقت کے مطابق اسلام کی بری تصویر کس طرح دنیا کے سامنے پیش کی جائے اس مقصد کے تحت قریش ولید بن المغیرہ کے پاس اکھٹے ہوئے اور کہا کہ حج کا مہینہ قریب آنے والا ہے تمام لوگ مکہ آئیں گے آپ ﷺ کا علم بھی ان کو ہو چکا ہو گا آپ ﷺ کے متعلق کوئی ایک رائے پر اتفاق کر لیتے ہیں۔ چند لوگوں نے کہا؛ ہم کہیں گے کہ وہ کاہن ہے ولید نے کہا ہم نے کاہنوں کو دیکھا ہے وہ کاہن نہیں، اس شخص میں کاہنوں والی گنگناہٹ نہیں۔لوگوں نے کہا وہ پاگل ہے ولید نے کہا، نہیں وہ پاگل بھی نہیں۔لوگوں نے شاعر کہا ولید نے کہا، نہیں وہ شاعر بھی نہیں۔لوگوں نے جادوگر کہا ولید نے کہا ہم نے جادوگر دیکھے ہیں یہ شخص نہ ان کی طرح جھاڑ پھونک کرتا ہے نہ گرہ لگاتا ہے۔لوگوں نے کہا: تب ہم کیا کہیں گے؟ ولید نے کہا کہ

[16] ابن ہشام،سیرت ابن ہشام،ج 1،ص258

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 3 (July-September 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: September 18, 2025

اس کے بارے میں سب سے مناسب بات یہ کہہ سکتے کہ وہ جادو گر ہے، اس نے ایسا کلام پیش کیا ہے جو جادو ہے، اس سے باپ بیٹے، بھائی بھائی، شوہر بیوی اور کنبے قبیلے میں پھوٹ پڑ جاتی ہے۔[17]

ایسے حالات میں نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کو انتہائی مشکلات اور مشرکین مکّہ کی سازشوں کا مقابلہ کرنا پڑا جن کا اصل مقصد یہی تھا کہ اسلام اور مسلمانوں سے لوگوں کو متنفر کیا جائے اس وقت کا میڈیا حج کا موسم تھا جس میں ہر طرف سے لوگ آتے تھے اور ان لوگوں کو جو بھی بتایا جاتا یہ لوگ واپس جا کر اپنے علاقے والوں کو بتاتے، جس طرح آج میڈیا اسلام دشمنان اسلام مخالف خبریں نشر کرتے ہیں جس کی وجہ سے اسلام سے لوگوں کو بددل کیا جاتا ہے فلموں اور ڈراموں میں دہشت گردوں کو داڑھی، قمیص شلوار میں دیکھایا جاتا ہے جس سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے کہ اسلام ایک امن مخالف دین ہے بالکل اسی طرح اس وقت کے میڈیا کو مشرکین مکہ نے اپنے مفاد کے لئے استعمال کرنے کا منصوبہ بنایا۔ اور اسلاموفوبیا اپنے مفہوم کے لحاظ نبوی دور میں موجود رہا۔

مشرکین مکّہ کا مسلمانوں سے مخالفت کا انداز و منہج:

جو لوگ نئے نئے مسلمان ہوئے تھے ان میں سے کچھ لوگ ایسے تھے جو غلام تھے، اور کچھ ایسے بھی تھے جو اپنے قبیلے کا زور اور رشتہ داروں کی جماعت نہ رکھنے کے سبب بہت کمزور سمجھے جاتے تھے ایسے لوگوں کو اسلام سے مرتد بنانے کے لیے یعنی دین اسلام کو چھوڑ دینے کے مقصد کے تحت مشرکین مکّہ نے جسمانی تکلیف دینا شروع کی، جو لوگ کسی قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے اور ان کو عام لوگوں کی طرح تکلیف پہنچانا اس لیے اندیشہ ناک تھا کہ کہیں ان کے قبیلے والے حمایت پر اٹھ کھڑے نہ ہوں ان کے رشتہ داروں کو آمادہ کیا گیا کہ وہ خود اپنے مسلمان ہو جانے والے رشتہ داروں کو سزا وایذاء دے کر مرتد بنائیں۔ مسلمانوں کا مذاق اڑانے اور ان کو برا کہنے کے لیے عام طور پر تیاری کی گئی کہ دوسروں کو اسلام سے نفرت ہو اور دین اسلام میں داخل ہونے کی جرات نہ کرے۔[18]

[17] صفی الرحمان مبارکپوری،الرحیق المختوم، لاہور،المکتبہ السلفیہ،1995،ص117

[18] اکبر شاہ خان نجیب آبادی ، تاریخ اسلام ،(لاہور:دارالاندلس 1426ھ)، 111/1

OPEN ACCESS

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 3 (July-September 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: September 18, 2025

جیسا کہ [19]حضرت بلال رضی اللہ عنہ جو ایک غلام تھے جب ان کے مالک کو پتہ چلا کہ انہوں نے اسلام قبول کیا ہے تو آپ کو قسم قسم کی تکلیفیں دینی شروع کیں، گرم ریت پر لٹا کر چھاتی کے اوپر گرم پتھر رکھ دیا جاتا تھا، مشکیں باندھ کر کوڑوں سے پیٹا جاتا، بھوکا رکھا جاتا، گلے میں رسّی باندھ کر لڑکوں کے سپرد کیا جاتا۔مکّہ کے گلی کوچوں میں پہاڑوں میں لیے لیے پھرتے اور پیٹا جاتا۔ان تمام تکالیف کے باوجود (احد احد) کا نعرہ لگائے جاتے تھے۔[20]

[21] عمار رضی اللہ عنہ اپنے والدین کے ہمراہ مسلمان ہو گئے تھے، بنو مخزوم، عمار اور ان کے والدین کو لے کر سخت دوپہر کے وقت گرم زمین پر تکلیف دیتے آپ ﷺ جب پاس سے گزرتے تو فرماتے:

{ صبرًا آل یاسر فإن موعدکم الجنة}

اے یاسر کے گھر والوں صبر کرو تمہاری وعدہ گاہ جنت ہے۔[22]

حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ کی ماں کو ان کے اسلام لانے کے بارے میں علم ہوا تو انہوں نے دانہ پانی بند کیا اور گھر سے نکال دیا۔آپ بڑے ناز و نعمت سے پلے تھے۔حالات کی شدت سے آپ کی کھال اس طرح ادھر گئی جیسے سانپ کچلی چھوڑتا ہے۔[23]

مشرکین نے ظلم کی ایک یہ بھی صورت اختیار کی کہ صحابہ کو اونٹ اور گائے کے کچی کھال میں لپیٹ کر دھوپ میں ڈال دیتے اور بعض کو لوہے کی زرہ پہنا کر جلتے ہوئے پتھر پر لٹا دیتے تھے۔اللہ کی راہ میں اس ظلم کا نشانہ بہت بنے، جب بھی مشرکین کو کسی کے مسلمان ہونے کا پتہ چلتا اس کو اذیت میں مبتلا کرتے، مگر اسلام ایسی طاقت کا نام ہے کہ کسی کو بھی مرتد بنانے میں کامیاب نہیں ہوئے۔یہ سب اسلاموفوبیا ہی تھا یعنی اسلام کے پھیل جانے کا اتنا خوف تھا کہ ظلم کے زور پر اسلام کو پروان نہ چڑھنے کی ناکام کوشش کی گئی۔

[19] آپ ابو عبداللہ بن رباح الحبشی ہیں۔صحابی اور مؤذن رسول ﷺ ہے ۔اولین مسلمانوں میں سے ہے ،ہمیشہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں رہے 20ھ/641ءکو وفات ہوئے (سیر اعلام النبلاء ،جلد 1،صفحہ 347،رقم 76)

ابن ہشام،سیرت ابن ہشام،ح 1،ص20326

[21] آپ عمار بن یاسر بن عامر العنسی ہیں۔بنی مخزوم کے مولیٰ ہے۔صحابی ہے ۔نبی کریم ﷺاور حذیفہ سے استفادہ کیا جبکہ شاگردوں میں حسن بصری اور جابر بن عبداللہ مشہورہیں۔37ھ/657ءکو وفات ہوئے(،ابن حجر،الاصابہ ، دار الکتب العلمیہ ،جلد 4،صفحہ 473)

[22] ابن ہشام،سیرت ابن ہشام:1،/328

[23] صفی الرحمن مبارکپوری،الرحیق المختوم(لاہور: المکتبہ السلفیہ2002ء)، 128

OPEN ACCESS
CC BY

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)

Published: September 18, 2025

مشرکین مکّہ کا نبی کریم ﷺ کے ساتھ گستاخیاں:

مشرکین مکہ میں اسلام کا اتنا خوف بیٹھ گیا تھا کہ اپنی ان گستاخیوں سے مسلمانوں کو تنگ کررہے تھے یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ کو بھی اذیت دینے سے باز نہ آئے۔ نبی کریم ﷺ ایک مرتبہ خانہ کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے کہ عقبہ بن ابی معیط[24] نے آپ ﷺ کے گلے میں چادر ڈال کر اس قدر کھینچا کہ آپ ﷺ کا دم گھٹنے لگا۔ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ[25] کو خبر ہوئی تو آپ رضی اللہ عنہ دوڑتے ہوئے آئے حضور ﷺ کو اس شر سے بچایا اور قریش سے مخاطب ہو کر کہا:

{ أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللَّهُ }[26]

کیا تم ایک شخص کو اس لیے قتل کرتے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے، کفار نے نبی ﷺ کو چھوڑ دیا مگر ابو بکر رضی اللہ عنہ کو لپٹ پڑے اور خوب زدوکوب کیا۔

امیہ بن خلف کا وطیرہ تھا کہ جب رسول اللہ کو دیکھتا تو لعن طعن کرتا۔ اسی کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔[27]

(وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ)[28]

ہر لعن طعن اور برائیاں کرنے والے کے لئے تباہی ہے۔

امیہ کا بھائی ابی بن خلف، عقبہ بن معیط کا دوست تھا۔ ایک بار عقبہ نے آپ ﷺ کے پاس بیٹھ کر کچھ سنا۔ ابیّ کو پتہ چلا تو عقبہ کو عتاب کیا اور کہا کہ وہ جا کر آپ ﷺ کے منہ پر تھوک آئے۔ آخر عقبہ نے ایسا ہی کیا۔[29]

[24] یہ ابو الولید عقبہ بن ابی عمرو ہے ۔اسلام اور نبی کریم ﷺ کے سخت دشمن تھا ،جنگ بدر میں گرفتار ہوا اور بعد میں قتل کیا گیا (انساب اللاشراف،جلد 1،صفحہ 65،انساب العرب،جلد 1،صفحہ 80)

[25] آپ ابوبکر عبداللہ بن ابی قحافہ ہیں،نبی کریم ﷺ سے استفادہ کیا ،جبکہ شاگردوں میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور جابر بن عبداللہ مشہور ہیں۔(الاصابہ جلد 2،صفحہ 341)

[26] البخاري،الجامع المسند الصحيح المختصر من أمور رسول الله صلى الله عليه وسلم وسننه وأيامه،الناشر: دار طوق النجاة،عدد الأجزاء: 9،کتاب تفسیرالقرآن باب:ونفخہ فی الصور فصعق من فی السموات ومن،الجزء6،صفحہ 127،رقم:4815

[27] مبارکپوری،الرحیق المختوم:126

[28] الهمزه: 1

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 3 (July-September 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: September 18, 2025

مشرکین مکہ نے مسلمانوں کا مکہ میں رہنا دوبھر کر دیا تو مسلمانوں کو بھی اس ظلم سے نجات کے لئے سوچنا پڑا۔ آپ ﷺ کو معلوم تھا کہ اصحمہ نجاشی کا بادشاہ ایک عادل بادشاہ ہے اس لئے آپ ﷺ نے مسلمانوں کو حبشہ کی طرف ہجرت کا حکم دیا، لہذا پانچ نبوی کو بارہ مرد اور چار عورتوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ یہ لوگ رات کی تاریکی میں روانہ ہوئے تاکہ قریش کو اس کا علم نہ ہو۔ رخ بحر احمر کی بندرگاہ شعیبہ کی جانب تھا۔ قریش کو جب علم ہوا اور پیچھا کیا تب تک صحابہ کرام آگے نکل چکے تھے۔[30] ہجرت حبشہ کے بعد مشرکین نے اپنی سرگرمیوں میں مزید اضافہ کیا اور نعوذ باللہ آپ ﷺ کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا لیکن اللہ تعالی نے جبرائیل امین کے ذریعے آپ کو خبر دی اور کفار کی اس چال سے آپ کو محفوظ رکھا۔

واقعہ یوں ہوا کہ ابو جہل ایک پتھر لے کر آیا آپ ﷺ نماز کی حالت میں تھے جب سجدہ میں ہوئے تو آپ ﷺ کی جانب بڑھا لیکن ناکام لوٹا۔ قریش کے لوگوں نے کہا: اے ابوالحکم تمہیں کیا ہوا؟ اس نے کہا میں مارنے ہی لگا تھا کی ایک اونٹ میرے آڑے آگیا بخدا میں نے کبھی کسی اونٹ کی ایسی کھوپڑی، گردن اور دانت نہیں دیکھے۔ وہ مجھے کھانا چاہتا تھا۔ ابن اسحاق کہتے ہیں مجھے بتایا گیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ جبرائیل امین تھے اگر ابو جہل قریب آتے تو اسے دھر پکڑتے۔[31]

ان تمام واقعات سے ثابت ہوتا ہے کہ مشرکین مکہ نے مسلمانوں کو ہر طرح سے دین اسلام سے ہٹ جانے کی کوشش کیں دین اسلام کے پیغمبر ﷺ کو جادوگر، شاعر، کاہن کہلوا کر اسلام کا ڈر لوگوں میں پیدا کرنے کی کوشش کیں۔ اپنا میڈیا (حج کا مہینہ) استعمال کیا اور جو لوگ حج کے لئے آتے ان کو اسلام کے خلاف ابھارا تاکہ یہ لوگ اسلام کو امن مخالف مذہب سمجھے اس سے بھی کام نہ ہوا تو نبی اکرم ﷺ کو قتل کے منصوبے بنانے لگے اللہ تبارک تعالی نے آپ ﷺ کو ہجرت مدینہ کی اجازت دی۔ آپ ﷺ نے مدینہ ہجرت فرمالی۔ یہ سب اسلام کا ڈر (اسلاموفوبیا) ہی تھا جو مکی دور میں موجود تھا کہ اسلام روز بروز ترقی کر رہا تھا لوگ اسلام میں داخل ہو رہے تھے جو مشرکین کو گوارا نہ ہوا۔ آج دور حاضر میں بھی اسلاموفوبیا کی یہی وجہ ہے۔

ہجرت مدینہ کے بعد کے حالات:

[29] مبارکپوری، الرحیق المختوم : 125
[30] ایضا: 132-133
[31] ایضا: 142

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 3 (July-September 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: September 18, 2025

مدینہ کا اصل نام یثرب تھا۔یہ مکہ سے تین سو میل شمال میں واقع تھا۔اس کی آبادی دو گروہوں اوس و خزرج پر مشتمل تھی۔حج کے دنوں میں آپ ﷺ کی ملاقات قبیلہ خزرج کے چھ آدمیوں سے ہوئی۔آپ ﷺ نے انہیں اسلام کی دعوت دی تو انہوں نے کہا: بخدا یہ تو وہی نبی ہے جس کا تذکرہ یہود ہم سے کرتے تھے انہوں نے اسلام قبول کیا اور آپ ﷺ کو اپنی قوم کے نفاق کے بارے میں بتایا اور مدینہ آنے کی دعوت دی کہ آپ ﷺ کی برکت سے اتفاق پیدا ہو جائے۔پھر آپ ﷺ نے مدینہ ہجرت فرمائی۔

مسلمانوں کو ہجرت مدینہ کر کے کفار کے ایذارسانیوں نجات ملی اور وہاں اسلام ترقی کرنے لگا آپ ﷺ نے میثاق مدینہ کے نام سے دنیا کا پہلا تحریری معاہدہ کیا۔مواخات کی مثال دنیا کے سامنے رکھی۔لیکن قریش کو چین نہ آیا اب ان کو یہ ڈر تھا کہ شام کی تجارتی شاہراہ جو مدینہ کے قریب سے گزرتی ہے، یہ قریش کے لئے بند ہو جائے گی۔قریش نے تمام حجاز میں مسلمانوں کے خلاف پروپیگنڈہ شروع کیا اور مدینہ میں منافقین کے سردار عبداللہ بن ابی کو کہلا بھیجا کہ: تم نے ہمارے شخص کو اپنے پاس پناہ دی ہے اسے وہاں سے نکال دو ورنہ ہم مل کر تم سب پر حملہ کریں گے تمہارے جوانوں کو قتل اور عورتوں پر قبضہ کریں گے۔[32]

کفار کی یہ چال تو کامیاب نہ ہو سکی لیکن جب غزوات ہوئی تو جنگ بدر میں کفار کو شکست کا سامنا کرنا پڑا تو مزید ان کے غصہ میں اضافہ ہوا اور غزوہ احد کی تیاری کی اس دوران منافقت بھی عروج پر تھی مدینہ میں بظاہر مسلمانوں کا لبادہ اوڑھ کر دل میں منافقت بھری ہوئی تھی۔اور ان کی یہ منافقت غزوہ احد، خندق کے موقعہ پر سامنے آتی رہی۔

ان میں سب سے بڑا نام عبداللہ ابی سلول کا ہے۔جنگ احد کے موقعہ پر اپنی منافقت ظاہر کی۔آپ ﷺ ایک ہزار مسلمانوں کو لے کر مقام شوط پہنچے تو یہ اپنا ایک تہائی لوگوں کو لے کر مدینہ واپس ہوا۔یہ سب منافقین تھے۔عبداللہ نے کہا ہم خود کو خواہ مخواہ قتل کرائیں کیونکہ اس نے یہ رائے دی تھی کہ مدینہ میں رہ کر جنگ کی جائے لیکن کثرت صحابہ کی رائے مدینہ سے باہر جنگ کی تھی۔[33]

[32] مسعود مفتی،سفیران خدا، اردو موویز،ص 99

[33] ا بن ہشام،سیرت ابن ہشام، 2 /83

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 3 (July-September 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: September 18, 2025

بئر معونہ کے موقعہ پر ظلم کی انتہا کی گئی، عامر بن مالک نے آپ ﷺ سے اجازت طلب کی کہ صحابہ کو میرے ساتھ نجد روانہ فرمائے امید ہے وہاں اسلام کی اشاعت ہو گی۔ آپ ﷺ نے چالیس صحابہ روانہ فرمائے۔ ابو براء نے کہا میں ان کا ذمہ دار ہوں لیکن بئر معونہ پہنچے تو عامر بن طفیل نے بنی سلیم اور بنی رعل وذکوان کو صحابہ کو شہید کا حکم دیا انہوں نے صحابہ کو چاروں طرف سے گھیر لیا سب صحابہ شہید ہوئے سوائے کعب بن زید رضی اللہ کے۔[34]

بنو نضیر نے نعوذ باللہ آپ کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا لیکن نامراد ہوئے۔ اور ان کو جلاوطن کیا گیا۔ مسلمان ایک کے بعد ایک غزوہ میں کامیاب ہوتے گئے بدر، احد، خندق۔ قرآن میں سورہ احزاب میں غزوہ خندق اور بنی قریظہ کے میں مسلمانوں پر اپنی نعمت فرشتوں کی مدد اور دشمنوں کو دور کرنے اور منافقین کا ذکر ہے۔

((يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ۚ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا))[35]

اے ایمان والو! اللہ کے احسان کو یاد کرو جو تم پر ہوا جب تم پر کئی لشکر چڑھ آئے پھر ہم نے ان پر ایک آندھی بھیجی اور وہ لشکر بھیجے جنہیں تم نے نہیں دیکھا، اور جو کچھ تم کر رہے تھے اللہ دیکھ رہا تھا۔

کفار کی تمام چالیں ناکام ہوئیں اللہ نے اپنے دین کو سرخرو کیا فتح مکہ ہوا لوگ جوق در جوق اسلام میں داخل ہونے لگے اسلام سارے عرب میں پھیل چکا تھا۔ آپ ﷺ کی زندگی کا مقصد رسالت اور دین حق کی اشاعت تکمیل ہو چکی تھی۔ حجۃ الوداع کے موقعہ پر آپ ﷺ نے اللہ کی طرف سے دین حق کے مکمل ہو جانے کی خبر دی۔

((اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ۚ)) [36]

[34] ایضا ،ص 140
[35] الاحزاب: 9
[36] المائدہ: 3

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 3 (July-September 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: September 18, 2025

آپ ﷺ کا اس دنیا سے رحلت کا وقت قریب آچکا تھا۔ بارہ ربیع الاول گیارہ ہجری یوم دوشنبہ کو چاشت کے وقت آپ ﷺ کے جسم اطہر سے روح پرواز کی۔ اس وقت آپ کی عمر مبارک 63 سال تھی۔[37]

دور نبوی میں دشمنان اسلام نے اسلام کی شمع بجھانے کی بہت کوشش کی لیکن مسلمانوں کے حوصلے بلند تھے ایمان مضبوط تھے جنہوں نے صبر وبرداشت سے کام لیا۔ گھر بار کی قربانی اللہ کی راہ میں دی استقامت سے کام لیا جو اسلام کا بلاوجہ ڈر پھیلایا جا رہا تھا اس کا ہمت سے مقابلہ کیا اسی ہمت کے بدولت اللہ نے مسلمانوں کو کامیابی سے ہمکنار کیا۔

آج بھی اگر مسلمان ان اصولوں کو اپنائیں جو دور بنوی ﷺ میں صحابہ کرام نے اپنائے تو بعید نہیں کی اسلاموفوبیا کا مقابلہ کر سکیں گے اور اسلام کی اصل تصویر دنیا کو سامنے پیش کر سکیں۔

خلفاء راشدین کے زمانے میں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف پروپیگنڈہ:

خلیفہ اول کا دور:

جب حضور ﷺ کا وصال ہوا تب منافقین نے دوبارہ سے سر اٹھالیا اور آپ ﷺ کے وصال کی خبر سنتے ہی منافقین کی سازش سے مدینہ میں خلافت کا فتنہ اٹھا لیکن حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ نے اس معاملہ کو اپنی فراست سے سنبھالا اور اس طرح تمام مسلمانوں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ کے ہاتھ پر بیعت کرلی۔ اس طرح منافقین جو مسلمانوں میں پھوٹ پیدا کرنے کی کوشش کررہے تھے وہ ناکام ہوئے۔

حضرت ابو بکر کے مسند خلافت پر آتے ہی مشکلات کا ایک پہاڑ سامنے آیا۔ ایک طرف مدعیان نبوت سامنے آئے، دوسری طرف مرتدین اسلام، انکار زکوۃ کی جماعت۔ مسلیمہ کذاب نے دس ہجری میں نبوت کا دعوی کیا اس وقت آپ ﷺ حیات تھے۔ آپ کو خط لکھا کہ میں آپ کے ساتھ نبوت میں شریک ہوں، نصف آپ کا، نصف میرا۔

[37] مسعود مفتی، سفیران خدا، ص 180

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 3 (July-September 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: September 18, 2025

اسی طرح آپ ﷺ کے وصال کے بعد طلیحہ بن خویلد، جس کو بنو غطفان کی مدد حاصل تھی، اسود عنسی نے یمن میں اور مسلیمہ بن حبیب نے یمامہ میں نبوت کا دعوی کیا۔ عورتوں میں سجاح بنت حارثہ تمیمیہ نے سر اٹھایا۔ حضرت ابو بکر نے صحابہ سے مشورہ کر کے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ کو صحابہ کی جماعت کے ہمراہ مدعیان نبوت کی سرکوبی کے لئے بھیجا۔ آپ نے پہلے طلیحہ کی جماعت پر حملہ کیا لیکن وہ شام بھاگ گیا اور اسلام قبول کر لیا۔ پھر مسلیمہ کذاب پر حملہ کیا وحشی رضی اللہ کے ہاتھوں مارا گیا اس جنگ میں بہت سے حفاظ کرام بھی شہید ہوئے۔

مرتدین کی سرکوبی کے لئے علاء بن محضرمی رضی اللہ کو بحرین بھیج کر نعمان بن کو قتل کیا، حذیفہ بن محصن رضی اللہ نے لقلیط بن مالک کو، زیاد بن لبید نے ملوک کندہ کو ختم کیا۔[38]

حضرت عثمان رضی اللہ کا دور:

خلیفہ دوم حضرت عمر رضی اللہ کا دور امن و سکون سے گزر گیا لیکن خلیفہ سوم حضرت عثمان رضی اللہ کے دور میں بے شمار فتنے برپا ہوئے۔ اس وقت کابل سے لے کر مراکش تک زمینیں مسلمانوں کے پاس آچکی تھی ان محکوم قوموں کے دلوں میں مسلمانوں کے لئے انتقام کا جزبہ تھا، مقابلہ کرنے سے عاجز تھے کیونکہ اتنی قوت نہیں تھی اس لئے مسلمانوں کے خلاف سازشوں کا جال بچھایا ان میں یہودی اور مجوسی چاہتے تھے کہ مسلمانوں میں ایسا افتراق پیدا کیا جائے کہ ان کی قوت پاش پاش ہو۔ مصر اس وقت سازش کا مرکز تھا ایک یہودی النسل نو مسلم عبداللہ بن سبا نے عجیب و غریب عقائد بنائے اور سب مفسدوں کی جماعت کو حضرت عثمان کی مخالفت پر متحد کیا۔ تمام ملک میں اپنے داعی پھیلا کر فتنہ و بدامنی پیدا کی۔ حضرت عثمان پر الزامات لگائے کہ آپ نے کبار صحابہ کو معزول کر دیا، نااہل افراد کو عہدہ دیا، اپنے خاندان کو فوقیت دی وغیرہ۔ یہ مفسدین چاہتے تھے کہ آپ معزول ہو جائے، ان کے مطالبات تھے جن کو پورا کرنے کے لئے بصرہ، کوفہ، اور مصر کے فتنہ پردازوں نے آپس میں طے کر کے حج کے وضع میں مدینہ کا رخ کیا۔ حضرت عثمان نے حضرت علی کو فرمایا ان کی شکایات دور کریں اور ان کو واپس بھیج دیں۔ آپ نے کہا میں جائز مطالبات پورے کرنے پر راضی ہوں اس بات پر یہ جماعت واپس ہوئی۔ لیکن کچھ دنوں بعد یہ جماعت "انتقام انتقام" کی صدائیں دے کر واپس آگئی کہ دربار رسالت کا ایک قاصد ہمیں ملا اس کے پاس

[38] معین الدین ندوی، خلفائے راشدین(اعظم کڑھ: مطبع معارف1927ء)، 37-39

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 3 (July-September 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: September 18, 2025

خط تھا جو والی مصر کے پاس ہماری گردن اڑانے کے بارے میں تھا۔ خلیفہ ثالث نے لاعلمی کا اظہار کیا لیکن ان مفسدوں کی جماعت اور بضد ہوئے کہ آپ اس قدر غافل ہیں کہ آپ کی لاعلمی میں یہ سب ہو آپ خلافت کے لیے موزوں نہیں۔ان مفسدوں نے حضرت عثمان کا چالیس دن سخت محاصرہ کیادانہ پانی بند کیاآخر آپ رضی اللہ کو شہید کر دیا۔[39]

حضرت علی رضی اللہ کا دور:

حضرت علی رضی اللہ کا خلافت میں آتے ہی پہلا فتنہ تو قصاص عثمان کا ہوا عرض و تفتیش کے بعد مجرموں کا پتہ نہ چل سکا اس لئے کاروائی نہیں کر سکے۔اور اس بے اعتدالیوں کا سبب عمال تھے آپ نے تمام عثمانی عمال کو معزول کر دیا۔ دوسری طرف حضرت عائشہ مکہ سے مدینہ واپس ہو رہی تھی تو انہیں راستے میں شہادت عثمان کا علم ہوا تو واپس مکہ لوٹ گئی اور قصاص عثمان کی دعوت شروع کی۔ حضرت علی کو مکہ کی تیاریوں کا علم ہوا تو انہوں نے بھی قصد کیا۔دونوں جماعتوں نے مصالحت کی کوشش کی کہ جنگ کی نوبت نہ آئے، صلح کی گفتگو ترقی پر تھی۔ دونوں جماعتوں میں ایسے لوگ بھی تھے جو صلح کے حق میں نہ تھے حضرت علی کی فوج میں سبائی انجمن اور حضرت عثمان کے قاتلوں کا گروہ شامل تھا یہ سمجھے کہ اگر یہ صلح ہو گئی تو ان کی خیر نہیں۔اس لئے رات کی اندھیری میں حضرت عائشہ کی فوج پر حملہ کیا۔ فریقین یہ سمجھے کہ دوسرے فریق نے دھوکہ دیا ہے ایک دوسرے پر حملہ کر دیا۔ بالکل اسی طرح جنگ صفین میں بھی تحکیم کو نہیں مانا حضرت علی و معاویہ رضی اللہ نے عہد کیا کہ عبداللہ بن قیس اور عمرو بن عاص قرآن و سنت کے مطابق جو فیصلہ کریں گے وہ تسلیم ہو گا، یہ سنتے ہی خوارج میں دو آدمی کھڑے ہو کر کہا ہم خدا کے سوا کسی کا فیصلہ نہیں مانتے اور شامی فوج پر حملہ کیا لڑ کر مارے گئے۔[40]

خلفاء راشدین کے دور میں بھی اسلام مخالف جماعتیں موجود تھی جو اپنے مذموم مقاصد کے حصول کے لئے مختلف بہانے سے مسلمانوں کا شیرازہ بکھیرنے کی کوششوں میں تھا۔ مسلمانوں میں اتفاق کو ختم کرنا ان کو آپس میں لڑوانا، غلط فہمیاں پیدا کرنا ان کا اولین مقصد تھا کبھی مدعیان نبوت، کبھی منکرین زکوۃ، کبھی خوارج کی صورت میں سامنے آیا۔ یہ سب اسلام کا ڈر جو غیر ارادی طور پر ان کے ذہنوں میں تھا اس کا مختلف طرح سے اظہار تھا لیکن

[39] ایضا : 183-166
[40] ایضا : 240-228

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 3 (July-September 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: September 18, 2025

مسلمانوں نے استقامت سے کام لیا اپنی جانیں قربان کر دی لیکن ہمت کے چٹان بنے رہے، تبھی آج ان کا نام زندہ ہے۔آج کے مسلمانوں کو ان صحابہ سے سیکھنا چاہیے اور اسلاموفوبیا کا مقابلہ ان کی سیرت سے صبر و تحمل، خود اعتمادی سے کرنا چاہیے۔

خلافت راشدہ کے بعد:

منافقین اور خفیہ سازش کرنے والوں نے دور نبوی ﷺ میں مسلمانوں کو بہت تکالیف دی۔ حضرت عمر رضی اللہ کے دور میں تھوڑا سنبھل گئے کیونکہ آپ نے ان سازش کرنے والوں پر سختی فرمائی، عہد عثمانی و عہد علی میں ان شر پسندوں کو پھر موقع ملا، اور ان کی شرارتوں کے باعث حضرت عمر، عثمان، علی رضوان اللہ اجمعین کی شہادت ہوئی۔

خلفاء راشدین کے دور بعد اب بنوامیہ کے دور میں باقاعدہ طور پر اسلام کے خلاف نفرت و تعصب سے بھرے مناظراتی لٹریچر کا آغاز ہوا۔اسلام کو ایک غیر الہامی مذہب قرار دینے کے لئے مختلف کتابیں لکھی گئی۔

نفرت و تعصب کی بنیادوں پر مناظراتی لٹریچر کا باقاعدہ آغاز مسیحی عالم یوحنا دمشقی نے شروع کیا 675ء میں دمشق کے مسیحی خاندان میں پیدا ہوا اور اس کا عربی نام "یحییٰ بن منصور" تھا۔اس کا والد خلیفہ عبدالملک کے دربار اعلیٰ عہدہ دار تھا، اور پورے شام کے علاقے کے محصول کا سربراہ تھا۔یوحنا دمشقی ایک ماہر فلکیات، ریاضی دان، ماہر موسیقی اپنے وقت کا مسیحی مستند عالم سمجھا جاتا تھا۔یوحنا نے کئی موضوعات پر لکھا۔اس کی ایک کتاب " بدعتوں کے متعلق " کے سووں باب "اسماعیلیوں کی بدعت" میں آپ ﷺ، حضرت ابراہیمؑ، حضرت سارہ، حضرت اسماعیل علیہم السلام کو بت پرست قرار دیا، قرآن کی اکثر آیات پر تنقید کرتے ہوئے اسے من گھڑت قرار دیا۔اس نے دین اسلام کے خلاف بھی کئی موضوعات لکھے۔قرآن مجید کو بھی اس حضور ﷺ کی طرف سے لکھی ہوئی کتاب سمجھا اور اسے منگھڑت قرار دیا نعوذ باللہ۔یوحنا دمشقی نے لاطینی زبان میں قرآن پاک کا ترجمہ بھی کیا اس مقصد کے لیے کہ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی کی آسمانی کتاب نہیں بلکہ حضور ﷺ کی اپنی بنائی ہوئی کتاب ہے۔[41]

[41] خدیجہ عزیز، "اسلاموفوبیا کی اساسی اور تدریجی تشکیل"64

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 3 (July-September 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: September 18, 2025

عہد عباسی میں "استاذ سیس "نامی شخص جو کہ خراسان سے تعلق رکھتا تھا نے نبوت کا دعوی کیا۔ ہرات، بادغیس اور سجستان کے لوگ اس کے ساتھ ہو گئے۔ خزیمہ بن خازم نے بائیس ہزار کے لشکر سے اس فتنہ کو ختم کیا۔[42]

جب سے اسلام دنیا میں پھیلنا شروع ہوا تو اسلام مخالف حضرات نے اپنی کوشش تیز کر دی اور آپ ﷺ کی ذات مبارک پر حملے کیے دمشق کے جان (700-740ء) نے اسلام کو الہامی مذہب کے بجائے آپ ﷺ پر یہ الزام عائد کیا کہ آپ نے ایک پادری کے ساتھ مل کر بائبل کو مسخ کر کے اسلام ایجاد کیا۔ ایک جعلی رسالہ جس میں آپ ﷺ پر تہامات لگائے گیے اس کی نسبت نامعلوم شخص "عبدالمسیح بن الکندی کی طرف کر کے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی کہ خود ایک مسلمان نے اس مذہب کو خرافات کا مجموعہ بتایا۔ جب اسپین میں مسلمانوں کی حکومت قائم تھی تو "پروڈویاسکل" نے کتاب لکھی جس میں مسلمانوں کو عذاب الہی قرار دیا۔[43]

صلیبی جنگوں کا اسلاموفوبیا کی تشکیل میں کردار:

پہلی صلیبی جنگ 1096ء میں ہوئی جب عیسائیوں نے مسلمانوں سے بیت المقدس چھیننے کے لئے کی اور یہ جنگ 1099ء تک جاری رہی۔ لیکن عیسائیوں کی مسلمانوں سے دشمنی پرانی ہے جب اسلام پھیلنا شروع ہوا تو اسی وقت یہود و عیسائیوں کو اپنی قوت کھو جانے کا خوف ہوا تو فوراً اسلام کے خلاف اعلان جنگ کر دیا مسلمانوں نے ان مضبوط ترین مملکت کو شکست دے کر ان پر قبضہ کر دیا تو عیسائیوں کے دل میں مسلمانوں کے لیے شدید نفرت آگئی۔ اسلام مخالفانہ کاروائیوں کے باوجود اسلام دنیا میں پھیلتا چلا گیا اسلامی سلطنت شام، عراق، ماوراءالنہر، ایران، ہندستان، مصر اور افریقہ کے بعض حصوں میں قائم ہوئی، پھر اسپین اور فرانس، سسلی میں ان کی حکومت قائم ہو گئی۔ مسلمانوں کی یہ کامیابی دیکھ عیسائی ان کو پسپا کرنے کی کوششوں میں لگ گئے۔[44]

[42] شاہ معین الدین ، تاریخ اسلام 3: 33/ 3
[43] سید صباح الدین عبد الرحمان، اسلام میں مذہبی رواداری(اعظم گڑھ: دارالمصنفین شبلی اکیڈمی 1998ء)، 180
[44] سر جارج ڈبلیو ،مترجم:عبدالحلیم شرر، خونریز صلیبی جنگوں کے سر بستہ راز(لاہور:دارالابلاغ پبلشرز2010ء)، 23

CC BY

اوراس طرح صلیبی جنگوں کا آغاز ہوا جو کہ گیارہوں صدی سے کر تیرہوں صدی کے دوران ہوئی یہ صلیبی جنگیں بہت تباہ کن تھیں بہت سے لوگوں کو عیسائی بننے پر مجبور کیا گیا اگر وہ انکار کرتے تو انہیں قتل کر دیا جاتا۔ان صلیبی جنگوں کا تین مرحلہ تھا۔

پہلا مرحلہ:

اس مرحلہ میں آٹھ جنگیں ہوئی "پہلی جنگ" 1096ء کو ہوئی پوپ اربن دوم نے عیسائیوں کو اکسایا تھا ،بیت المقدس، فلسطین اور اس سے ملحقہ علاقوں پر قبضہ کر لیا اور یہاں موجود تمام مرد، عورتوں اور بچوں کو قتل کر دیا مسجد اقصی میں جن لوگوں نے پناہ لی تھی ان کو بھی قتل کر دیا۔"دوسری جنگ" 1147ء سے 1149ء تک رہی اس کا مقصد مسلمانوں کو عیسائیوں کے پاس مقبوضہ علاقوں کو آزاد کرانے سے روکنا تھا عماد الدین زنگی کے وفات کے بعد فوج کی کمان ان کے بیٹے نورالدین زنگی نے سنبھال کر عیسائیوں کو ناکام کر دیا۔"تیسری جنگ" 1189 سے 1192ء تک لڑی گئی اس جنگ میں یورپ کے تمام عیسائی شامل تھے،عیسائی فوجوں کی کمان انگلستان کے بادشاہ(رچرڈ شیر دل) فرانس کا بادشاہ(فلپ) اور جرمنی کا بادشاہ (فریڈرک) کے ہاتھ میں تھی۔ اس کا مقصد مسلمان جنرل صلاح الدین ایوبی کے ہاتھوں بیت المقدس کو آزاد کرنے روکنا تھا لیکن عیسائی ناکام ہوئے۔"چوتھی صلیبی جنگ" 1202 سے 1204ء میں ہوئی اس جنگ میں عیسائیوں میں ہی نا اتفاق ہوئی۔"پانچویں صلیبی جنگ" 1218 سے 1221 تک ہوئی عیسائیوں نے مصر پر حملہ کیا لیکن کامیابی نہ ہوئی۔"چھٹی جنگ" 1228 سے 1229 تک ہوئی اس کی سربراہی جرمنی کا بادشاہ فریڈرک دوم کر رہا تھا جنگ نہیں ہوئی لیکن مصلحتاً ملک کامل ایوبی نے بیت المقدس عیسائیوں کے حوالے کر دیا مسلمانوں 1244ء میں دوبارہ بیت المقدس پر قبضہ کر لیا۔ساتویں جنگ فرانس کے بادشاہ لوئی نہم نے کی لیکن ان کو شکست ہوئی۔آٹھویں جنگ میں لوئی نہم اور انگلستان کا بادشاہ ایڈورڈ شامل تھے اور تیونس پر حملہ کیا۔[45]

دوسرا مرحلہ:

[45] سر جارج ڈبلیو ، خونریز صلیبی جنگوں کے سر بستہ راز:25-26

OPEN ACCESS

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 3 (July-September 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: September 18, 2025

یہ مرحلہ تیرہویں صدی کے اواخر سے لے کر چودھویں صدی کے شروع میں ظہور پذیر ہوا۔ مسلمانوں کی حکومتوں پر قبضہ کرنے اور مسلمانوں کو تباہ کرنے کے لیے انگریز، فرانسیسی، ہسپانوی، جرمن حکومتوں نے مہم شروع کردی۔ مسلمانوں کو قتل کر کے مراکش، شام، فلسطین، ملائیشا، انڈیا، سینی گال، فلپائن پر قبضہ کر لیا۔[46]

تیسرا مرحلہ:

صلیبی مہمات کا تیسرا مرحلہ "نو مولود عیسائی انتہا پسند"(Reborn Christians) کا ہے اس میں جارج بش، ٹونی بلیئر، سرکوزی اور دوسرے عیسائی حکمرانوں نے مسلمانوں کے خلاف نہ صرف منصوبے بنائے بلکہ ان پر عمل کرتے ہوئے ایران، عراق کو نا قابل تلافی نقصان پہنچایا، لاکھوں کو مسلمانوں کو قتل کیا اس کے تیل پر قبضہ کر دیا اس طرح متحدہ امارات، سعودی عرب، بحرین و قطر کے ذخائر پر ان کا قبضہ ہو گیا۔ بش اور بلئیر نے اس بات پر فخر یہ اعلان کیا کہ وہ نو مولود عیسائی ہیں اور وہ اپنا فرض سمجھ کر یہود کی مدد اور مسلمانوں کو تباہ کر رہے ہیں۔[47]

مغرب اپنی سیاسی، فکری، اور عسکری طاقت سے مسلمان ممالک کو مغلوب رکھنے اور ان کے وسائل پر قبضہ کرنے کے ساتھ ساتھ ان کے عقیدے پر بھی حملہ کر رہا ہے۔ اج مغربی ممالک میں مسلم ابادیوں کی نقل مکانی ان کو یہ خدشہ لاحق ہوا ہے کہ کہی تمام مغرب مسلم دنیا میں تبدیل نہ ہو جائے اس لئے مغربی دنیا مسلمانوں کے خلاف مختلف حربے بروکار لانے میں متحرک نظر آتی ہے۔

خلاصہ:

تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام دشمن عناصر اس وقت سے ہیں جب سے آپ ﷺ نے دین اسلام کی تبلیغ شروع کی۔ ان میں سر فہرست یہودی اور عیسائی ہیں عیسائی اس وقت سپر پاور میں تھی لیکن جب جنگوں میں مسلمانوں کے ہاتھوں انہوں نے شکست کھائی تو مسلمانوں کے خلاف نفرت اور بڑھ گئی اور مختلف سازشیں کرنے لگے جب ان کی ہر سازش ناکام ہوئی تو مسلمانوں کو اخلاقی طور پر کمزور کرنے کا ارادہ کیا اور اس طرح ان کی یہ چال

[46] ایضا: 26
[47] ایضا: 27

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 3 (July-September 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: September 18, 2025

کامیاب ہو گئی اور مسلمانوں کی تباہی، ذلت کا باعث خود مسلمانوں کے اعمال و کردار ہیں جو کہ آج کمزور ہیں۔ اللہ تعالی نے بہت پہلے ہی ان کی چالوں سے مسلمانوں کو باخبر کر دیا تھا۔ ارشاد باری تعالی ہے:

يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اَوْلِيَآءَ ۘ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ۗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ [48]

[48] المائدہ :51

OPEN ACCESS
CC BY